ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 23 نومبر 1964

رادھا کشن بھاٹیہ

بنام

یونین آف انڈیا و دیگراں

[کے سبّاراؤ، راگھوبر دیال اور این راجگوپالا اینگر، جسٹسز]

سی کسٹمز ایکٹ، 1878 (8سال1878)، دفعہ 167 (8)-وہ شخص جو سونے کی غیر قانونی درآمد سے متعلق ہے،-جو ہے-اسمگل کیے جانے والے سونے کے قبضے سے نتیجہ-غیر قانونی درآمد، ریکارڈنگ کی ضرورت سے متعلق ہونے کے بارے میں مثبت نتیجہ۔

اپیل کنندہ کے شخص سے اسمگل کیے جانے والے سونے کی متعدد چھڑی برآمد کی گئیں۔ سنٹرل ایکسائز اینڈ لینڈ کسٹمز کے کلکٹر نے سونا ضبط کرنے کا حکم دیا اور اپیل کنندہ پر سی کسٹمز ایکٹ (8سال1878) کی دفعہ 167 (8) کے تحت جرمانہ عائد کیا۔ مذکورہ حکم کو چیلنج کرنے والی اپیل کنندہ کی رٹ پٹیشن کو پنجاب ہائی کورٹ کے سنگل جج نے اس بنیاد پر منظور کیا کہ کلکٹر نے یہ نتیجہ ریکارڈ نہیں کیا تھا کہ اپیل کنندہ ملک میں سونے کی اسمگلنگ کے عمل میں ملوث تھا۔ لیٹرز پیٹنٹ اپیل پر اپیلٹ بنچ نے سنگل جج کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا، جس کے بعد اپیل کنندہ خصوصی اجازت کے ذریعے سپریم کورٹ آیا۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ یہ نتیجہ کہ اسمگل شدہ سونا اپیل کنندہ کے شخص سے برآمد کیا گیا تھا، اپنے آپ میں اس نتیجے کو درست ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں تھا کہ اپیل کنندہ غیر قانونی طور پر سونا درآمد کرنے کے جرم میں ملوث تھا۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ کلکٹر نے کوئی نتیجہ درج نہیں کیا ہے کہ اپیلٹ اس طرح کی درآمد سے متعلق ہے۔

حکم ہوا کہ: (i) وہ شخص جسے دفعہ 167 (8) کے تحت سزا دی جاسکتی ہے وہ ہے جو کسی بھی طرح سے ہندوستان میں لانے یا ملک سے باہر سامان لے جانے کے جرم میں ملوث

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے جس کے سلسلے میں کچھ ممنوعات یا پابندیاں موجود ہیں۔ دفعہ 167(8) کے جرمانے کے حصے میں اس طرح کے کسی بھی جرم سے متعلق اظہار میں وہ شخص شامل ہو سکتا ہے جو دفعہ 167(8) کے پہلے بند میں مذکور جرم کے ارتکاب میں دلچسپی رکھتا ہو یا 'ملوث' یا 'مصروف' یا 'مخلوط' ہو۔[216 E; 217 A-B]

(ii) جرم کے ارتکاب میں اپیل کنندہ کی ایسی 'تشویش' ملک میں سونے کی غیر قانونی درآمد کے جرم کی تکمیل سے پہلے کے مرحلے پر ہونی چاہیے۔ درآمد کا جرم اس وقت مکمل ہوتا ہے جب سامان کسٹم کی سرحد عبور کر چکا ہو جیسا کہ ذیلی دفعہ 18 اور 19 کی دفعات سے واضح ہے۔ ایک بار سونا درآمد ہونے کے بعد اسمگل شدہ سونے میں کوئی بعد میں سود وغیرہ اس طرح کی دلچسپی ظاہر کرنے والے شخص وغیرہ کو جرمانہ عائد کرنے کے مقصد سے دفعہ 167(8) کے دائرہ کار میں نہیں لا سکتا۔[217 B-D]

(iii) اپیل کنندہ کے شخص سے اسمگل شدہ سونا برآمد کیے جانے کے بارے میں اس معاملے میں کسٹمز کے کلکٹر کی طرف سے درج کردہ محض حقائق کا نتیجہ یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لیے کافی نہیں تھا کہ اپیل کنندہ اسمگل شدہ سونے کی غیر قانونی درآمد میں 'فکر مند' تھا اور اس لیے ایکٹ کی دفعہ 167(8) کے تحت جرمانے کا ذمہ دار ہے۔[217 D-E]

پکھراج جین بمقابلہ ڈی آر کوہلی، 1959I.L.R بمبئی۔ 1771، گوپال مایاجی بمقابلہ ٹی سی سیٹھ، A.I.R 1960 بمبئی 478 اور ایڈیل۔ کلکٹر آف کسٹمز بمقابلہ سیتا رام، A.I.R۔1962 کلکتہ، 242، منظور شدہ۔

(iv) کسٹمز کے کلکٹر کی طرف سے اس حقیقت کا نتیجہ کہ کسی شخص کے پاس اسمگل شدہ سامان موجود ہے، ضروری نہیں کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ کلیکٹر نے سامان کی غیر قانونی درآمد کے جرم میں اس شخص کے ملوث ہونے کے سوال پر غور کیا تھا۔ یہ سچ ہے کہ اس سلسلے میں باضابطہ نتیجہ درج کرنے میں غلطی کلکٹر کی طرف سے جرمانے کے نفاذ کے لیے مہلک نہیں ہو سکتی، لیکن حکم نامے میں یہ ظاہر ہونا چاہیے کہ اس نے معاملے کے اس پہلو پر غور کیا تھا۔ حکم نامے میں واضح طور پر اس بات کی نشاندہی ہونی چاہیے کہ اس شخص کے سامان کی غیر قانونی درآمد میں ملوث ہونے کے سوال پر اس کا کیا اثر ہے، اور اس نے اس نتیجے پر کیوں پہنچا کہ وہ شخص اتنا فکر مند تھا اور اس لیے قانون کی دفعہ 167(8) کے تحت جرمانہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔[219 C-D; 218 B]

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بلبیر سنگھ بمقابلہ کلکٹر آف سنٹرل ایکسائز اینڈ لینڈ کسٹمز، نئی دہلی، A.I.R ۔ 1960 پنجاب 488، حوالہ دیا گیا۔

یونین آف انڈیا، بمقابلہ جگدیش سنگھ، 1962I.L.R (1) پنجاب 369، نامنظور۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 777، سال 1962۔

ایل پی اپیل نمبر 120-ڈی، سال 1960 میں دہلی میں پنجاب ہائی کورٹ (سرکٹ بینچ) کے 6 مارچ 1962 کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

بی۔ڈی۔ شرما، اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے ڈی آر پریم، وی ڈی مہاجن اور آر این سچتے۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس رگھوبر دیال نے سنایا۔

رگھوبر دیال، جسٹس۔ 17 ستمبر 1957 کو اپیل کنندہ کے شخص کے پاس سے سونے کی کئی چھڑی برآمد کی گئیں، جب وہ جیسلمیر سے پوکران ٹرک میں جا رہا تھا۔ سپرنٹنڈنٹ آف لینڈ کسٹمز نے 4 دسمبر 1957 کو اپیل کنندہ کو ایک نوٹس جاری کیا، جس میں اس بات کی وضاحت کی گئی کہ اس کے خلاف تعزیری کارروائی کیوں نہیں کی جائے اور سی کسٹمز ایکٹ 1878 (8 **سال 1878**) کی دفعہ 167 (8) کے تحت سامان کو ضبط کیوں نہیں کیا جائے، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے۔ اپیل کنندہ نے وجہ بتائی اور 21 مارچ 1959 کو سنٹرل ایکسائز اینڈ لینڈ کسٹمز کے کلکٹر، جسے اس کے بعد کلکٹر کہا گیا، نے اپیل کنندہ کے شخص سے ضبط شدہ سونے کو ضبط کرنے اور ایک لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کرنے کا حکم دیا۔ ایکٹ کی دفعہ 167 (8) کے تحت اس پر 15,000 روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ اپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت پنجاب ہائی کورٹ میں رٹ درخواست پیش کی جس میں کلکٹر کے 21 مارچ 1959 کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے سرشری کی رٹ جاری کرنے اور مدعا علیہان کو جرمانے کی رقم کی وصولی کے لیے اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھانے کی ہدایت کرنے والی مینڈمس کی رٹ جاری کرنے کی درخواست کی گئی۔

رٹ پٹیشن کو معروف سنگل جج نے اس بنیاد پر منظور کیا کہ کلکٹر نے بلبیر سنگھ بمقابلہ سنٹرل ایکسائز اینڈ لینڈ کسٹمز کے کلکٹر، نئی دہلی [1] میں پنجاب ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کے پیش نظر یہ نتیجہ ریکارڈ نہیں کیا تھا کہ اپیل کنندہ ملک میں سونے کی اسمگلنگ کے عمل میں ملوث تھا۔ لیٹرز پیٹنٹ اپیل پر اپیلٹ بینچ نے معروف سنگل جج کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا۔ اپیلٹ بنچ نے یونین آف انڈیا بمقابلہ جگدیش سنگھ [2] میں پنجاب ہائی کورٹ کے فل بنچ کے فیصلے پر انحصار

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

کیا۔ اس معاملے میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ کسٹمز کے کلکٹر کے لیے یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ باضابطہ نتیجہ ریکارڈ کرے کہ جس شخص کے خلاف کارروائی کی گئی تھی وہ اسمگل شدہ سونے کی درآمد سے متعلق تھا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے اس عدالت سے خصوصی اجازت حاصل کرنے کے بعد اس اپیل کو ترجیح دی۔

مسٹر شرما، اپیل کنندہ کی طرف سے، اس نتیجے پر سوال نہیں اٹھاتے کہ سونا اپیل کنندہ کے شخص سے برآمد کیا گیا تھا جیسا کہ الزام لگایا گیا ہے یا یہ کہ برآمد شدہ سونا اسمگل شدہ سونا تھا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ نتائج، بذات خود، اس نتیجے کا جواز پیش نہیں کرتے کہ اپیل کنندہ غیر قانونی طور پر سونا درآمد کرنے کے جرم کا ارتکاب کرنے میں ملوث تھا۔ اس کی مزید دلیل یہ ہے کہ کلکٹر نے اس اثر کے لیے کوئی نتیجہ ریکارڈ نہیں کیا کہ اپیل کنندہ سونے کی اس طرح کی درآمد سے متعلق تھا۔ اس لیے اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ کلکٹر اپیل گزار پر جرمانہ عائد کرنے کا اہل نہیں تھا۔

مدعاعلیہ کی طرف سے مسٹر پریم نے زور دیا ہے کہ ان حقائق پر اپیل کنندہ کو اسمگل شدہ سونے کی درآمد میں دلچسپی کا حامل ہونا چاہیے اور ایکٹ کی دفعہ 167 (8) میں 'متعلقہ' لفظ کو ایکٹ کی پالیسی اور اسمگل شدہ سونے کے قبضے میں پائے جانے والے شخص کی حقیقت کو قائم کرنے میں مشکلات کی روشنی میں سمجھا جانا چاہیے جو دراصل غیر قانونی طور پر اس کی درآمد میں ملوث ہے۔

دفعہ 167 (8) کا متعلقہ حصہ اس طرح ہے:

"درج ذیل شیڈول کے پہلے کالم میں مذکور جرائم بالترتیب اس طرح کے جرائم کے حوالے سے اس کے تیسرے کالم میں مذکور حد تک قابل سزا ہوں گے:-

(کالم 1)	(کالم 3)
جرائم	سزائیں
(1)	(2)

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

8. اگر کوئی سامان، جس کی درآمد یا برآمد فی الحال ممنوع ہے یا اس کے ذریعہ محدود ہے یا اس ایکٹ کے باب IV کے تحت، اس طرح کی ممانعت یا پابندی کے برخلاف ہندوستان میں درآمد یا برآمد کیا جائے، یا اگر ایسی کسی چیز کو درآمد یا برآمد کرنے کی کوئی کوشش کی جائے، یا اگر کسٹم کے کسی افسر کو پیش کیے گئے کسی پیکیج میں ایسا کوئی سامان پایا جائے جس میں ایسا کوئی سامان نہ ہو یا	اس طرح کا سامان ضبطی کا ذمہ دار ہوگا، اور اس طرح کے کسی بھی معاملے میں متعلقہ کوئی بھی شخص جرم اس جرمانے کا ذمہ دار ہوگا جو سامان کی قیمت سے تین گنا زیادہ یا ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو۔

سوال یہ ہے کہ سزاؤں سے متعلق تیسرے کالم میں استعمال ہونے والے اظہار کے مقاصد کے لیے اس طرح کے کسی جرم میں کس کو 'فکر مند' کہا جا سکتا ہے۔ ایسا شخص وہ ہوگا جو ایسی اشیا کی درآمد یا برآمد سے متعلق ہے جس کی ہندوستان سے درآمد یا برآمد ایکٹ کے باب IV کے تحت لگائی گئی ممانعت یا پابندی کے منافی ہے۔ پہلے کالم میں بیان کردہ جرائم کا حوالہ ایکٹ کی ذیلی دفعہ 18 اور 19 سے ہے۔ دفعہ 18 اس کی کئی شقوں میں مذکور سامان کو، چاہے وہ زمین کے ذریعے ہو یا سمندر کے ذریعے، ہندوستان میں لانے سے منع کرتی ہے۔ دفعہ 19 مرکزی حکومت کو اختیار دیتی ہے کہ وہ سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے کسی بھی کسٹم سرحد کے پار ہندوستان میں یا اس سے باہر کسی بھی مخصوص تفصیل کے سمندری یا زمینی سامان کو لانے یا لے جانے پر پابندی لگائے۔ اس لیے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ وہ شخص جسے دفعہ 167 (8) کے تحت سزا دی جا سکتی ہے وہ وہ ہے جو ہندوستان میں لانے یا ملک سے باہر سامان لے جانے کے جرم میں کسی بھی طرح سے 'فکر مند' ہے جس کے سلسلے میں کچھ ممانعت یا پابندیاں موجود ہیں۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ سونا جاری کرنے کے مجاز اتھارٹی سے جائز اجازت نامے کے بغیر ملک میں نہیں لایا جا سکتا۔ یہ بھی متنازعہ نہیں ہے کہ اپیل کنندہ سے برآمد شدہ سونا غیر قانونی طور پر ملک میں درآمد کیا گیا تھا۔ لہٰذا اپیل کنندہ کو غیر قانونی طور پر ملک میں سونا لانے کے جرم میں ملوث کہا جا سکتا ہے، اگر وہ کسی طرح سے اس طرح کے 'ملک

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

میں لانے 'کا ذمہ دار ہوتا۔ اسے اس جرم کے ارتکاب میں اتنا فکر مند نہیں کہا جا سکتا اگر وہ اس طریقے سے ذمہ دار نہیں ہے اور اگر اس نے ملک میں لائے جانے کے بعد سونا اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ اس کے پاس اس طرح کا سونا ہونے کی وجہ سے، جب اسے گرفتار کیا جاتا ہے، تو یہ مفروضہ کسی بھی طرح سے نہیں بڑھ سکتا کہ وہ دراصل سرحد سے باہر سے ملک میں ایسا سونا لایا تھا یا یہ کہ وہ اس طرح کی کارروائی کر کے ملک میں لائے جانے کا ذمہ دار تھا جس کی وجہ سے اسمگل شدہ سونا اس کی درآمد سے پہلے درآمد کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کے قبضے میں پائے گئے سونے کی درآمد کے سلسلے میں کی گئی کسی کارروائی کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ لفظ فکر مند کا کیا مطلب ہے۔ اس کا مطلب "دلچسپی" ہو سکتا ہے جیسا کہ مدعاعلیہ کے لیے کہا گیا ہے۔ اس کے معنی 'ملوث' یا شامل یا 'مخلوط' ہو سکتے ہیں۔ دفعہ 167 (8) کے جرمانے کے حصے میں اس طرح کے کسی بھی جرم سے متعلق اظہار کے تقاضے یہ ہیں کہ سزا پانے والے شخص کو دفعہ 167 (8) کے پہلے کالم میں مذکور جرم کے ارتکاب میں دلچسپی ہونی چاہیے یا ملوث ہونا چاہیے یا شامل ہونا چاہیے یا مخلوط ہونا چاہیے۔ جرم کے ارتکاب میں اپیل کنندہ کی دلچسپی یا شمولیت یا مشغولیت ملک میں سونے کی غیر قانونی درآمد کے جرم کی تکمیل سے پہلے ایک مرحلے پر ہونی چاہیے۔ ایک بار سونا درآمد ہونے کے بعد، اسمگل شدہ سونے میں اس کے بعد کا کوئی سود وغیرہ، جرمانہ عائد کرنے کے مقاصد کے لیے دفعہ 167 (8) کے دائرہ کار میں اس طرح کی دلچسپی ظاہر کرنے والے شخص وغیرہ کو نہیں لا سکتا۔ سامان کی درآمد کا جرم اس وقت مکمل ہوتا ہے جب سامان کسٹم کی سرحد عبور کر چکا ہوتا ہے۔ یہ دفعہ 19 کی دفعات اور دفعہ 18 کی دفعات سے بھی واضح ہے جو، تاہم، 'کسٹم فرنٹیئر کے پار' کے حقیقی اظہار کا استعمال نہیں کرتی ہے۔

لہذا ہماری رائے ہے کہ اپیل کنندہ کے قبضے سے اسمگل شدہ سونے کی بازیابی کے بارے میں اس معاملے میں کسٹمز کے کلکٹر کی طرف سے درج کردہ حقیقت کا محض نتیجہ اخذ کرنے کے لیے کافی نہیں ہے، جیسا کہ مدعاعلیہ کے لیے زور دیا گیا ہے، کہ اپیل کنندہ ملک میں اسمگل شدہ سونے کی غیر قانونی درآمد میں 'فکر مند' تھا اور اس لیے ایکٹ کی دفعہ 167 (8) کے تحت جرمانے کا ذمہ دار ہے۔

ہم نے جس رائے کا اظہار کیا ہے اسے بمبئی، کلکتہ اور مدراس ہائی کورٹس نے پکھراج جین بمقابلہ ڈی آر کوہلی (1)؛ گوپال مایا جی بمقابلہ ٹی سی سیٹھ (2)؛ کسٹمز کے ایڈیشنل کلکٹر بمقابلہ سیتارام (3)؛ دیوی چند جے اینڈ کمپنی بمقابلہ کلکٹر، سنٹرل ایکسائز (4) میں لیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پنجاب ہائی کورٹ نے ایک مختلف نظریہ اختیار کیا ہے اور اب ہم اس کے برعکس نقطہ نظر کی وجوہات پر غور کر سکتے ہیں۔

بلبیر سنگھ کے مقدمے ([5]) میں کوئی تنازعہ نہیں تھا کہ کلیکٹر نے یہ نتیجہ ریکارڈ نہیں کیا تھا کہ ہائی کورٹ کے سامنے درخواست گزار سامان کی درآمد یا برآمد کے جرم میں ملوث تھا جو فی الحال ممنوع یا محدود تھا۔ اس لیے یہ فیصلہ دیا گیا کہ اس شخص پر جرمانہ عائد کرنے کے حکم کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ وہ معاملہ تھا جس پر موجودہ معاملے میں تعلیم یافتہ سنگل جج نے بھروسہ کیا تھا کیونکہ کلکٹر کی طرف سے درج کردہ نتیجہ مندرجہ ذیل تھا:

"ریکارڈ پر موجود ان تمام شواہد کے پیش نظر میرا خیال ہے کہ زیر بحث سونا اسمگل کیا گیا تھا اور اسے شری رادھا کشن سے اس وقت برآمد کیا گیا جب وہ اسے ٹرک نمبر RJM 40 پوکرن لے جا رہے تھے۔۔

اس لیے میں لینڈ کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 7(i) کے تحت ضبط شدہ سونے کو ضبط کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ سی کسٹمز ایکٹ 1878 کی دفعہ 167(8) کے تحت میں شری رادھا کشن پر 15,000 (صرف پندرہ ہزار روپے) کا ذاتی جرمانہ بھی عائد کرتا ہوں۔

لیٹرز پیٹنٹ اپیل پر ڈویژن بنچ نے جگدیش سنگھ کے مقدمہ ([1]) پر بھروسہ کیا اور کہا کہ یہ نتیجہ کہ رادھا کشن کا تعلق سونے کی درآمد سے ہے، کلکٹر کے مقدمے سے نمٹنے کے انداز میں مضمر ہے۔ اس نے مشاہدہ کیا:

"یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہاں، اس حقیقت کے علاوہ کہ بڑی مقدار میں اسمگل شدہ سونا رادھا کشن کے شخص کے پاس چھپایا ہوا پایا گیا تھا، رادھا کشن کی طرف سے کی گئی درخواست کہ یہ اس کے بیٹے سے نہیں لیا گیا تھا، جھوٹی پائی گئی اور اسمگل شدہ سونے کی بازیابی کے ساتھ مل کر یہ صورتحال کلکٹر کے لیے مطمئن ہونے کے لیے کافی ہوگی کہ رادھا کشن اسمگل شدہ سونے کی درآمد میں فکر مند تھا۔"

پنجاب ہائی کورٹ کی اپیلٹ بنچ کی طرف سے مذکور حالات یہ فیصلہ دینے کے لیے کافی ہو سکتے ہیں کہ اپیل کنندہ جانتا تھا کہ وہ اسمگل شدہ سونا لے کر جا رہا تھا اور اس طرح وہ کچھ جرم کر رہا تھا۔ لیکن ہم یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ یہ حالات اس نتیجے پر کیسے پہنچتے ہیں کہ اسے اس سونے کی درآمد میں فکر مند ہونا چاہیے۔ یہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا کہ اسمگل شدہ چیزیں خود اسمگلر یا کوئی ایسا شخص لے کر جاتا ہے جس نے ان سامان کی اسمگلنگ کے لیے اقدامات کیے ہوں۔ انہیں ایسے افراد لے جا سکتے ہیں جن کا ملک میں سامان کی اسمگلنگ یا غیر قانونی درآمد سے کوئی تعلق نہیں تھا اور وہ بعد میں اس علم کے ساتھ بھی ان کے قبضے میں آ گئے تھے کہ وہ اسمگل شدہ سامان تھے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جگدیش سنگھ کے کیس ([1]) کے حقائق کچھ مختلف تھے۔ یہ نتیجہ، جس کی درستگی ہمارے سامنے فیصلے کے لیے نہیں ہے، جگدیش سنگھ کے غیر ملکی گھڑیوں کی غیر قانونی درآمد میں فکر مند ہونے کے بارے میں نہ صرف پوسٹ آفس سے پارسل کی ڈیلیوری لینے کے بعد ان گھڑیوں کے قبضے میں ہونے پر مبنی تھا بلکہ کئی دیگر حالات پر مبنی تھا۔ ہم اس معاملے میں فیصلے کے دوسرے پہلو سے کس قدر فکر مند ہیں اور اس کا تعلق ان نتائج سے ہے جن پر ایک کلکٹر کو قانون کی دفعہ 167 (8) کے تحت کارروائی کرنے والے شخص پر جرمانہ عائد کرنے سے پہلے پہنچنا چاہیے۔ کلکٹر نے کوئی واضح نتیجہ ریکارڈ نہیں کیا تھا کہ جگدیش سنگھ گھڑیوں کی غیر قانونی درآمد میں ملوث تھے۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ قانون کو اس سلسلے میں کسی باضابطہ نتیجے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ اس سلسلے میں باضابطہ نتیجہ درج کرنے میں غلطی کلکٹر کی طرف سے جرمانہ عائد کرنے کے لیے مہلک نہیں ہو سکتی، لیکن کلیکٹر کے حکم سے یہ ظاہر ہونا چاہیے کہ اس نے معاملے کے اس پہلو پر غور کیا تھا۔ حکم نامے میں واضح طور پر اس بات کی نشاندہی ہونی چاہیے کہ اس شخص کے سامان کی غیر قانونی درآمد میں ملوث ہونے کے سوال پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے اور اس نے یہ نتیجہ کیوں اخذ کیا تھا کہ وہ شخص اتنا فکر مند تھا اور اس لیے وہ قانون کی دفعہ 167 (8) کے تحت جرمانہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ جگدیش سنگھ کے کیس ([1]) میں ہائی کورٹ کا فیصلہ اس کے برعکس نہیں لگتا۔ صفحہ 486 میں کہا گیا ہے:

"جس چیز کا پتہ لگانا ہے وہ یہ ہے کہ آیا ٹریبونل کا ذہن کسی خاص معاملے کی طرف تھا اور کیا ٹریبونل درحقیقت کسی خاص نتیجے پر پہنچا تھا۔ موجودہ معاملے میں، مجھے کوئی شک نہیں ہے کہ کلکٹر نے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ شری جگدیش سنگھ زیر بحث گھڑیوں کی غیر قانونی درآمد کے ذمہ دار تھے اور قواعد وضوابط کی خلاف ورزی سے خود کو بری نہیں کر سکے"۔

زیر بحث فیصلے میں ذکر کیا گیا ہے کہ کسٹمز کے کلکٹر نے غیر ملکی نژاد اور غیر قانونی ذرائع سے درآمد کی گئی گھڑیوں کو ضبط کرنے کا حکم ریکارڈ کرنے کے بعد جگدیش سنگھ کی ذاتی ذمہ داری کے سوال پر غور کیا اور کہا کہ انہیں امپورٹ ٹریڈ کنٹرول ریگولیشنز کی خلاف ورزی کرنے کی ذمہ داری سے بری نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کلکٹر نے حقیقت میں ایسا کیا ہوتا، تو جگدیش سنگھ کے گھڑیوں کی غیر قانونی درآمد میں ملوث ہونے کے بارے میں باضابطہ حکم درج کرنے میں اس کی غلطی سے حکم کو قانونی طور پر خراب نہیں کیا جاتا۔ کلکٹر کے حکم سے مزید اقتباس، ہماری رائے میں، ہائی کورٹ کے اس نظریے کی حمایت نہیں کرتا ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کلکٹر نے یہ رائے اس نتیجے کی بنیاد پر بنائی تھی کہ جگدیش سنگھ کے پاس اسمگل شدہ گھڑیاں تھیں۔ جس طرح سے کلکٹر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

نے اپنے نتائج کو ریکارڈ کیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جگدیش سنگھ کے گھڑیوں کی غیر قانونی درآمد میں ملوث ہونے کے بارے میں محض اس بنیاد پر نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ ان کے پاس وہ گھڑیاں تھیں۔ جو ہم نے اوپر کہا ہے اس کے پیش نظر وہ یہ جائز طور پر نہیں کر سکتا تھا۔ اس سلسلے میں کلکٹر کے حکم سے اقتباس یہ ہے:

"شری جگدیش سنگھ I.T.C کے ضوابط کی خلاف ورزی سے خود کو بری نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے پاس خلاف ورزی کرنے والی گھڑیاں تھیں۔ اس لیے میں شری جگدیش سنگھ پر 7,000 روپے کا ذاتی جرمانہ عائد کرتا ہوں۔"

ہم ہائی کورٹ سے متفق نہیں ہیں کہ اس حکم میں یہ مضمر تھا کہ کلکٹر مکمل طور پر مطمئن تھا کہ شری جگدیش سنگھ ایکٹ کی دفعہ 167(8) میں بیان کردہ جرم میں ملوث تھے۔

لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ محض اس حقیقت کی تلاش کہ کسی شخص کے پاس اسمگل شدہ سامان ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسٹم کے کلکٹر نے سامان کی غیر قانونی درآمد کے جرم میں اس شخص کے ملوث ہونے کے سوال پر غور کیا تھا اور نہ ہی کسی بھی طرح سے اس نتیجے کو درست ثابت کرتا ہے کہ وہ شخص اتنا فکر مند رہا ہو گا۔ دیگر حالات جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اس شخص کا سامان کی اصل درآمد سے پہلے اس کی درآمد سے کچھ تعلق تھا، قائم کرنا ہو گا۔ موجودہ معاملے میں ایسے کوئی حالات کا الزام نہیں لگایا گیا ہے جو اپیل گزار کو اس کے شخص سے برآمد شدہ اسمگل شدہ سونے کی اصل درآمد سے جوڑے۔ کلکٹر کے حکم میں یا یہاں تک کہ سنٹرل ایکسائز اینڈ لینڈ کسٹمز، نئی دہلی کے اسسٹنٹ کلکٹر کی طرف سے ہائی کورٹ میں دائر کیے گئے جوابی حلف نامے میں بھی ایسے حالات کا کوئی ذکر نہیں ہے، حالانکہ اپیل کنندہ نے رٹ پٹیشن کے بنیادی نمبر C میں کہا تھا کہ مدعا علیہ نمبر 3 سے پہلے بالکل کوئی مواد نہیں تھا۔ 3 جس پر وہ اس نتیجے پر پہنچ سکتا تھا کہ درخواست گزار نے مذکورہ سونا درآمد کیا تھا۔

ہم یہاں یہ بھی ذکر کر سکتے ہیں کہ ایسا کوئی الزام نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے خود ملک سے باہر سے سونا سمگل کیا تھا۔

نتیجے میں، ہم پورے اخراجات کے ساتھ اپیل کی اجازت دیتے ہیں، ہائی کورٹ کے اپیلٹ بینچ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور سنگل جج کے حکم کو بحال کرتے ہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document